السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حافظ سیف الرحمٰن بٹ خریداری نمبر 5393 لکھتے ہیں کہ تشہد میں انگشت شہادت کو حرکت دینا چاہیے یا نہیں؟ اگر دینا چاہے تو کب اا ور کیسے ہو؟ اس مسئلے کے متعلق تفصیل سے روشنی ڈالیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دوران نماز، تشہد کی حالت میں انگشت شہادت کو حرکت دینا نہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام کا طریقہ مبارکہ ہے، چنانچہ امام حمیدی نے ایک آدمی کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ اس نے شام کے کسی گرجا میں انبیاء علیہم السلام کے مجسموں کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور اپنی انگشت شہادت کو اٹھائے ہوئے تھے۔ (مسند حمیدی: ص 183 حدیث نمبر 648)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے بھی اس سنت کو زندہ رکھا بلکہ اگر کسی سے اس سلسلے میں کوتاہی ہوجاتی تو یہ حضرات اس کا مواخذہ کرتے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ج 2/ص 368)

لیکن افسوس کہ ہمارے ہاں اس سنت کو باہمی اختلاف کی نذر کردیا گیا۔ اس اختلاف کی بدترین صورت یہ ہے کہ اس سنت کو صحت نماز کے منافی قرار دیا گیا، چنانچہ خلاصہ کیدانی احناف کے ہاں ایک معروف کتاب ہے جس کے متعلق سرورق پر لکھا ہے۔

اگر طریق صلوة کہہ دانی اگر نخوانی خلاصہ کیدانی

اگر تو نے خلاصہ کیدانی نہ پڑھا تو نماز کے طریقہ کے متعلق تجھے کچھ پتہ نہیں ہوگا۔ اس کتاب کا پانچواں باب "محرمات" کے متعلق ہے اس میں ان چیزوں کی نشان دہی کی گئی ہے جس کا ارتکاب دوران نماز حرام اور ناجائز ہے بلکہ ان کے عمل میں لانے سے نماز باطل قرار پاتی ہے، ان میں سر فہرست بآواز بلند آمین اور رفع الیدین کو بیان کیا گیا ہے۔ اس کی مزید وضاحت بایں الفاظ کی ہے: الاشارة بالسبابة کاہل الحدیث (خلاصہ کیدانی: ص 11)

سبابہ انگلی کے ساتھ اشارہ کرنا جیسا کہ اہل حدیث کرتے ہیں، یعنی یہ عمل ان کے ہاں نماز کو باطل کردیتا ہے۔ ستم بالائے ستم یہ ہے کہ مذکورہ بالا عربی عبارت کا فارسی زبان میں بایں الفاظ ترجمہ کیا ہے: "اشارہ کردن بانگشت شہادت مانند قصہ خواناں" اس عبارت میں اہلحدیث کا ترجمہ "قصہ خواناں" کیا گیا ہے گویا اہل حدیث محض داستان گو اور قصہ خوان ہیں۔ مصنف خلاصہ کی اس ناروا جسارت کے پیش نظر احناف کے معروف فقیہ اور عالم دین ملا علی قاری نے اسے آڑے ہاتھوں لیا، لکھتے ہیں کہ مصنف نے بہت بڑی غلطی کا ارتکاب کیا جس کی وجہ قواعد اصول اور مراتب فروع سے ناواقفیت ہے اگر اس کے متعلق حسن ظن سے کام نہ لیں اور اس کے کلام کی تاویل نہ کریں تو اس کا کفر واضح اور ارتداد صریح ہے۔ کیا کسی مسلمان کے لئے جائز ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ثابت شدہ سنت کو حرام کہے اور ایسی چیز سے منع کرے جس پر عامة العلماء پشت در پشت عمل کرتے چلے آتے ہیں۔ (تزیین العبارة لتحسین الاشارہ: ص 67)

بہر حال دوران تشہد انگشت شہادت کو حرکت دینا مصنف خلاصہ کیدانی کے نزدیک "خاکم بدہن" ایک نازیبا حرکت ہے جس سے نماز باطل ہوتی ہے۔ نعوذ باللہ من ہفوات الفہم والقلم۔ جب کہ تشہد کی انگلی اٹھانا بڑی بابرکت اور عظمت والی سنت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "کہ تشہد میں انگلی اٹھانا شیطان کے لئے دہکتے لوہے سے زیادہ ضرب کاری کا باعث ہے۔" (مسند امام احمد: 3ص 119)

حضرت امام حمیدی رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب نمازی اپنی انگشت شہادت کو حرکت دیتا ہے تو شیطان سے دور رہتا ہے، اس وجہ سے نمازی کو خارجی وساوس اور نماز کے منافی سوچ وبچار سے محفوظ رہتا ہے کیوں کہ انگشت شہادت کا براہ راست دل سے تعلق ہے، اس کے حرکت کرنے سے دل بھی رکا رہتا ہے جیسا کہ حدیث بالا میں اس کا اشارہ موجود ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ دوران نماز، شیطان کو اپنے سے دور رکھنے کے لئے انگشت شہادت کی یہ حرکت بہت کارگر ہے۔ (مسند ابی یعلی: ص 27/275)

ایک روایت میں ہے کہ شیطان اس سے بہت پریشان ہوتا ہے۔ (سنن بیہقی: ص 27/132)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس کی ترغیب بایں الفاظ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز (کے قعدہ) میں بیٹھتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھتے اور اپنے دائیں ہاتھ کی وہ انگلی اٹھا لیتے جو انگوٹھے سے متصل ہے، پھر اس کے ساتھ دعا مانگتے۔ (صحیح مسلم: المساجد 580)

جو حضرات اس اشارہ اور حرکت کے قائل ہیں ان میں سے بعض کا موقف یہ ہے کہ تشہد میں "اشہد ان لا الٰہ الا اللہ" کہتے وقت انگشت شہادت اٹھائی جائے۔ اور جب یہ شہادت توحید ختم ہوجائے تو اپنی انگلی کو نیچے کرلیا جائے، ان کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے۔

حضرت خفاف بن ایما رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد کے لئے بیٹھے تو انگلی سے اشارہ کرتے جس سے آپ کی مراد توحید ہوتی۔ (بیہقی: ج 2 ص 133)

علامہ صنعانی لکھتے ہیں کہ دوران تشہد اشارے کا مقام لاالٰہ الا اللہ کہتے وقت ہے ۔ کیوں کہ امام بیہقی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل مبارک نقل فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ اس اشارہ سے مراد توحید واخلاص ہے ۔ (سبل السلام : ج1ص 319)

لیکن اس حدیث میں کسی قسم کی صراحت نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاالٰہ الا اللہ کہنے پر اشارہ کرتے تھے، پھر یہ حدیث معیار محدثین پر پوری بھی نہیں اُترتی ۔ اس لئے محل اشارہ کی تعیین کے لئے کوئی صریح اور صحیح حدیث مروی نہیں ہے بلکہ بظاہر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ شروع تشہد سے انگلی اٹھانا چاہیے اور سلام پھیر نے تک اسے حرکت دیتے رہنا چاہیے ،چنانچہ حضرت وائل بن حجر رحمۃ اللہ علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل مبارک بایں الفاظ بیان کرتے ہیں ''ہم نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انگلی ہلا رہے تھے اور اس کے ساتھ دعا کر رہے تھے ۔ ''(ابوداود : الصلاۃ 727)

علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں ''کہ اس حدیث میں انگشت شہادت کے متعلق مسنون طریقہ بیان ہوا کہ اس کا اشارہ اور حرکت سلام تک جاری رہے کیوں کہ دعا سلام سے متصل ہے ۔ ''(صفۃ الصلاۃ : 158)

(برصغیر کے نامور محدثین کا بھی یہی موقف ہے کہ انگشت شہادت کی حرکت شروع تشہد سے آخر تشہد تک جاری رہنی چاہیے ۔ (عون المعبود : ج1ص 374، تحفۃ الاحوذی : ج1ص 241، مرعاۃ المفاتیح : ج2ص 468

) بعض روایات میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران تشہد اپنی انگلی کو حرکت نہیں دیتے تھے ۔ (ابوداؤد : الصلوۃ 989

لیکن عدم حرکت کا یہ اضافہ شاذ ہے کیوں کہ مذکورہ روایت محمد بن عجلان کی بیان کردہ ہے جو متکلم فیہ راوی ہے ، اس کے بیان کرنے والے خالد الاحمر ، عمرو بن دینار ، یحییٰ اور زیاد چار راوی ہیں ۔ مذکورہ اضافہ بیان کرنے والے صرف زیاد ہیں جو باقی رواۃ کی مخالفت کرتے ہیں ۔ اگر ثقہ راوی ، دوسرے ثقات کی مخالفت کرے تو اس کی بیان کردہ روایت کو شاذ قرار دیا جاتا ہے ، علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کی صراحت کی ہے ۔ (تمام المنہ : صفۃ الصلوۃ)

محمد بن عجلان کے علاوہ حضرت عامر بن عبد اللہ سے جب دیگر ثقہ راوی بیان کرتے ہیں تو وہ اس اضافہ کو نقل نہیں کرتے ، پھر اس اضافہ کے شاذ اور ناقابل حجت ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عجلان سے اس روایت کو مذکورہ حدیث کے بغیر ہی بیان کیا ہے ۔ (صحیح مسلم : المساجد 579)

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ''کہ اضافہ والی روایت نافی ہے اور جن روایات میں اشارہ کا ذکر ہے وہ مثبت ہیں اور محدثین کے بیان کردہ اصول کے مطابق مثبت روایت ، نافی پر مقدم ہوتی ہے ۔ ''(زادالمعاد : ج1ص 238)

مختصر یہ ہے کہ تشہد بیٹھتے ہی انگشت شہادت کو اٹھا کر اسے مسلسل ہلاتے رہنا چاہیے اور اس عمل کے منافی جو روایات ہیں وہ شاذ ، منکر اور ناقابل حجت ہیں ، اب ہم تشہد بیٹھتے وقت دائیں ہاتھ اور اس کی انگلیوں کی کیفیت بیان کرتے ہیں ، محدثین کرام رضی اللہ عنہم نے اسے تین طرح سے بیان کیا ہے جو حسب ذیل ہے ۔

دائیں ہاتھ کی تین انگلیوں کو بند کرلیا جائے ، پھر انگوٹھے کو انگشت شہادت کی جڑ میں رکھ کر انگشت شہادت سے اشارہ حرکت ہو ۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد بیٹھتے تو اپنا بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے اور دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر رکھتے اور ترپن کی گرہ لگاتے ، پھر انگشت شہادت سے اشارہ کرتے ۔ (صحیح مسلم : المساجد 580)

عرب کے ہاں ایک معروف طریقہ ہے کہ ترپن کا عدد بتانے کے لئے پہلی تین انگلیوں کو بند کر کے انگوٹھے کو انگشت شہادت کی جڑ میں رکھ دیتے ، حدیث میں ترپن کی گرہ لگانے کا یہی مطلب ہے ، تمام انگلیوں کو بند کر کے انگوٹھے کو درمیانی انگلی پر رکھا جائے اور انگشت شہادت سے اشارہ کیا جائے ۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران تشہد اپنے دائیں ہاتھ کی تمام انگلیاں بند کرلیتے ، پھر انگوٹھے کے ساتھ متصل انگلی سے اشارہ کرتے ۔ (صحیح مسلم : المساجد 58)

(ایک روایت میں مزید وضاحت ہے کہ انہی انگشت شہادت سے اشارہ کرکے انگوٹھے کو درمیانی انگلی پر رکھ لیتے ۔ (صحیح مسلم المساجد : 579

پہلی دو انگلیوں کو بند کرلیا جائے ، پھر درمیانی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر انگشت شہادت سے اشارہ کیا جائے ۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ '' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ کی دو انگلیوں کو بند فرمایا ، پھر درمیانی انگلی اور انگوٹھے کے ساتھ حلقہ بنایا اور انگشت شہادت سے اشارہ فرمایا ۔ ''(ابوداؤد الصلوۃ 726)

اور تین صورتوں کو گاہے بگاہے کرتے رہنا چاہیے ، اب ہم اس کا فلسفہ بیان کرتے ہیں اور اس سلسلہ میں محمد صادق سیالکوٹی مرحوم کے الفاظ مستعار لیتے ہیں ، مولانا فرماتے ہیں کہ ''جب انگلی کو کھڑا کر کے اس نے توحید کی گواہی دی کہ اللہ ایک ہے ، پھر جب انگلی کو بار بار ہلانا شروع کیا تو اس نے بار بار ایک ایک ہونے کا اعلان کیا ، مثلاً دوران تشہد اگر انگلی کو سات بار ہلایا تو اتنی ہی مرتبہ انگلی نے توحید کا اعلان کیا ، گویا انگلی کھڑی ہوئی اور بول بول کر ایک اللہ ، ایک اللہ کہتی رہی اور نمازی کے کیف کا یہ عالم ہو کہ نظر انگلی کے رفع اور حرکت پر اور دماغ وحدانیت کو صلوۃ آبشار دل پر گرائے اور قلب عطشاں پر آب حیات پیا جائے ۔ (صلوۃ الرسول) حاصل کلام یہ ہے کہ انگشت شہادت کو دوران تشہد حرکت دینا چاہیے اور حرکت سلام پھیرنے تک برقرار رہے ، حرکت نہ دینے کے متعلق جو روایات ہیں شاذ اور ناقابل حجت ہیں ، نیز نمازی کی نظر دوران حرکت انگلی اور اس کے اشارہ پر مرکوز ہو اور اس سے تجاوز نہ کرے ، اس کا فائدہ یہ ہے کہ نمازی داخلی انتشار اور خارجی خیالات سے محفوظ رہتا ہے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث